ڈاکٹر محمد باقر

افغانستان کے علمی ادارے

اور اُن کی سرگرمیاں

راقم کو ۱۹۶۴ کے اواخر (نومبر) میں اعلیٰ حضرت معظم ہمایونی المتوکل علی اللہ محمد ظاہر شاہ بادشاہ علم پرور افغانستان کی دعوت پر حضرت مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامی کی ۵۵۰ ویں تولد کے احتفال (کانفرنس) میں شرکت کا فخر حاصل ہوا تھا۔ افغانستان میں ایک مہینے کی اقامت کے دوران میں جن علمی اداروں اور ان کی کاوشوں کے نتائج دیکھنے کا موقع ملا۔ ان کی مختصر سی روداد پیش خدمت ہے۔

افغانستان کے علمی اداروں اور اُن کی سرگرمیوں کی تعریف و توصیف سے پہلے یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان میں قانونی طور پر یہ تمام ادارے حکومت کی امداد اور اعلیٰ حضرت معظم ہمایونی کی براہِ راست سرپرستی میں کام کرتے ہیں۔ گذشتہ سال کے اواخر سے قبل طباعت اور اشاعت کا کوئی شخصی یا اجتماعی ادارہ قائم کرنے کی اجازت ہی نہیں تھی۔ ملک کے تمام ادارے مطابع اخبار، جرائد اور مطبوعات وزارت مطبوعات کی ملکیت تھے۔ البتہ پچھلے سال (۱۹۶۵) کے اواخر میں جب نیا آئین نافذ کیا گیا تو آئین میں اس امر کی اجازت دی گئی کہ لوگ انفرادی طور پر پریس لگا سکتے ہیں۔ اخبار نکال سکتے ہیں اور کتابیں چھاپ سکتے ہیں لیکن چونکہ ایک عرصے سے علمی اور ادبی میدان کا ملاً حکومت کے زیر نگیں رہا ہے۔ اس لیے میری اطلاع کے مطابق

ابھی تک یعنی ایک سال کے عرصے کے اندر صورت حال میں کوئی خاص انقلاب پیدا نہیں ہوا - البتہ ایک خارجی مطبع حکومت کے ایما اور اس کے تعاون سے بہت بڑے پیمانے پر قائم کیا گیا ہے - اور امید ہے کہ اب یہ مطبع نجی طور پر بھی کام کرے گا - اور ممکن ہے لوگ اپنے اپنے اخبار اور رسالے نکالنے لگیں -

ان اوضاع مملکت کے ساتھ یہ واضح کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اب تک ملک میں طباعت و اشاعت کا بیشتر انحصار وزارتِ معارف (وزارتِ تعلیم) اور وزارت مطبوعات و تنویر افکار کے سپرد تھا - کابل میں اس وقت ان دونوں وزارتوں کی عالی شان عمارات سنتر کے مرکز میں بنی ہوئی ہیں ان کی کئی کئی منزلیں ہیں اور ان میں زمانۂ حال کی زندگی کی تمام آسائشیں مہیا ہیں - یہ بجلی سے گرم اور سرد کی جاتی ہیں - ان میں لفٹ لگے ہوئے ہیں - کمرے کشادہ، فرش شفاف اور چمکتے ہوئے اور فرش اور فرنیچر آرام دِہ اور ہر منزل پر چائے پانی کے لیے نہایت مجلل رستوران - وزارت مطبوعات و تنویر افکار کا کتاب خانہ، کتاب فروش اور گودام اسی عمارات میں ہے اور وزارتِ معارف چونکہ یونی ورسٹیوں سے لے کر مکاتب تک پھیلی ہوئی ہے - اس لیے اس کے ادارے اور اس کی فروش گاہیں بھی سارے سنتر میں پھیلی ہوئی ہیں - وزارتِ مطبوعات و تنویر افکار خود مستقل طور پر علمی اور ادبی کتابیں شائع کرتی رہتی ہے -

مَیں چونکہ بات صرف علمی اور ادبی مطبوعات تک محدود رکھنا چاہتا ہوں اس لیے نہایت اختصار سے ان مفید مطبوعات کا ذکر کروں گا جو اس دَورے میں نظر پڑیں - اور وزیر محترم جناب آقائی سید قاسم رشتیا کی عنایت سے مراجعت پر جہاز میں میرے ساتھ رکھوا دی گئیں - اس وقت اس وزارت کے معین وکیل اور رئیس تنویر افکار (جائنٹ سیکرٹری) مولانا محمد شاد ارشاد تھے جو اب پارلیمنٹ کے رکن ہیں -

چند برجستہ شخصیتیں اور علما ء

علمی مطبوعات کا ذکر کرنے سے پہلے افغانستان کی عصر حاضر کی چند علمی اور برجستہ شخصیتوں

کا تعارف کرانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ استاد خلیل اللہ خلیلی

افغانستان کے جن نامور علماء نے ہمیشہ بین الاقوامی مجالس میں افغانستان کے نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کی ہے ان میں معروف ترین نام استاد خلیل اللہ خلیلی کا ہے۔ آپ مرحوم میرزا محمد حسین مستوفی الممالک کے صاحبزادے ہیں اور ۱۳۲۵ ھ ق میں پیدا ہوئے تھے آپ عربی، فارسی، صرف نحو، فقہ اور تفسیر کے بہت بڑے عالم اور سر برآوردہ شعراء میں سے ہیں۔ آپ نے استاد کی حیثیت سے اپنی ملازمت شروع کی تھی اور مختلف سکولوں اور کالجوں کے سربراہ رہنے کے علاوہ چیف سیکرٹری، رجسٹرار یونی ورسٹی، منشی دارالانشا مجلس عالی وزرا، رئیس مطبوعات اور مشاور مطبوعات اعلیٰ حضرت ہمایونی کے معزز عہدوں پر متمکن رہنے کے بعد اب حکومت کی طرف سے سفیر کبیر افغانستان ہو کر سعودی عرب چلے گئے ہیں۔ راقم کی ان سے ایک عرصے سے نیازمندی ہے۔ عالم ہونے کے علاوہ خوش گو شاعر ہیں۔ لاہور جب بھی تشریف لاتے ہیں غریب خانے پر محفل آرائی کرتے ہیں۔ آپ کی متعدد علمی تصانیف ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر آگے آئے گا۔

۲۔ احمد علی کہزاد

افغانستان کے علما میں آقای احمد علی کہزاد کا نام بڑی عزت سے لیا جاتا ہے۔ تاریخ افغانستان پر انھوں نے جتنا مفید کام کیا ہے۔ اس کی نظیر اس سے پہلے کہیں نہیں ملتی۔ ان کی تالیفات کا ذکر مطبوعات میں کیا جائے گا۔ آقای کہزاد اس وقت وزارت معارف میں فنی بورڈ کے رکن اور مشاور کے عہدے پر فائز ہیں۔ راقم کو اُن سے ایک عرصے سے نیاز حاصل ہے۔

۳۔ آقای سرور خاں گویا اعتمادی

آقای گویا عصر حاضر کے علما میں ایک خاص مرتبہ رکھتے ہیں۔ وہ کئی دفعہ پاکستان

تشریف لا چکے ہیں اور اقبال اور بیدل کے شیدائی ہیں۔ انھوں نے افغانستان میں ہر یوم اقبال پر ایک پُر مغز مقالہ پڑھا ہے اور متعدد مضامین اور علمی کتابیں شائع کی ہیں۔ اب آپ وزارت مطبوعات میں مشاور کے عہدے پر فائز ہیں۔ آقای سرور خاں اعتمادی کا ایک قابلِ ذکر وصف یہ ہے کہ آپ کو فارسی کے ہزارہا اشعار حفظ ہیں۔ اور لاہور میں وہ جب بھی غریب خانے پر تشریف لائے ہیں آپ نے گرمیٔ گفتار اور شعر خوانی سے محفل کو گرمایا ہے۔

۴۔ سید محمد شاہ ارشاد

وزارتِ مطبوعات کا اہم حصہ تنویر افکار ہے۔ گذشتہ سال تک سید محمد شاہ ارشاد اس کے مہتمم اعلیٰ اور وزیر مطبوعات کے معین تھے۔ اب وہ پارلیمنٹ کے رکن ہو گئے ہیں۔ سید ارشاد ایک بلند پایہ خطیب اور محقق عالم ہیں۔ آپ کی متعدد علمی تصانیف اسلام اور معاشرے سے متعلق اب تک شائع ہو چکی ہیں۔ چند ایک کا ذکر آگے ہوگا۔

۵۔ استاد عبدالحی حبیبی

عبدالحی حبیبی گذشتہ چند سال تک پاکستان میں تھے۔ یہاں رہ کر بھی آپ نے نہایت مفید علمی کارنامے سرانجام دیے تھے۔ اور منہاج الدین عثمان بن سراج الدین جوزجانی کی طبقات ناصری کی ایک جلد پنجاب یونی ورسٹی کی طرف سے شایع کی تھی۔ پھر افغانستان واپس پہنچ کر آپ نے اور کئی علمی کام کیے ہیں۔ کچھ عرصہ پیشتر تک وہ انجمن تاریخ افغانستان کے رکن تھے، اور اب کابل یونیورسٹی میں تاریخ کے پروفیسر ہیں۔ حبیبی ایک نفیس مزاج، عالی منش اور بے حد فاضل محقق ہے جو تاریخ کے مسائل پر تحقیق کرتے ہوئے اسناد و مدارک کی کنہ تک پہنچنے کی سعی کرتا ہے۔ راقم کو فخر ہے کہ افغانستان اور پاکستان میں ایک عرصے سے باہمی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہے۔

۶۔ میر غلام رضا مائل ہروی

مائل ہروی عصر حاضر کے متجدد شعرا کے سرخیل اور عالم آدمی ہیں۔ اس وقت وزارت مطبوعات کے مہتمم ہیں۔ آپ کے کلام کے چند مجموعے شایع ہو چکے ہیں۔ لیکن آپ کا بیشتر وقت علمی مشاغل میں گذرتا ہے۔ آپ کی علمی تصانیف کا ذکر آگے آئے گا۔ راقم سے بہت لطف و محبّت سے پیش آتے ہیں اور اکثر علمی کاموں کے سلسلے میں خط و کتابت فرماتے ہیں۔ آپ ۱۳۰۰ شمسی مطابق ۱۳۴۰ ق میں ہرات میں پیدا ہوئے تھے۔

۷۔ استاد صلاح الدین سلجوقی

۱۳۱۳ میں ہرات میں پیدا ہوئے تھے۔ مدرس کی حیثیت سے زندگی کا آغاز کیا تھا، اور پھر بڑھتے بڑھتے سفیر کبیر افغانستان، در پاکستان بھی مقرر ہوئے۔ بعد میں مصر میں بھی سفیر کبیر ہوئے اور پارلیمنٹ کے رکن بھی۔ گذشتہ سال جب راقم سے کابل اور استالف میں ملاقات ہوئی تو نقد بیدل یعنی کلام پر ایک سیر حاصل تبصرہ ایک ضخیم کتاب کی شکل میں مرتب کرکے فارغ ہوئے تھے۔ اس کتاب کا ذکر آگے آئے گا۔

۸۔ ڈاکٹر عبدالرحیم ضیائی

آپ انجمن تاریخ افغانستان کے صدر اور کابل یونی ورسٹی میں تاریخ کے استاد ہیں۔ حکومتِ افغانستان کا یہ ادارہ یعنی انجمنِ تاریخ سب سے زیادہ فعال اور اپنے میدان میں سب سے اہم علمی کام سرانجام دے رہا ہے۔ ڈاکٹر ضیائی متعدد علمی تصانیف شایع کر چکے ہیں۔

۹۔ آقائی عزیزالدین فوفلزائی

آقائی عزیزالدین فوفلزائی ایک عالم، ادیب، مؤرخ اور خطاط ہیں۔ آپ نے خطاطی کی تاریخ پر ایک نہایت نفیس کتاب شایع کی ہے جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۱۰۔ سردار محمد منگل

آپ دائرۃ المعارف اریانا اکیڈیمی کے ڈائرکٹر ہیں۔ اس انسائیکلو پیڈیا کی تفصیل

آگے آئے گی۔

اس مسافرت کے دوران افغانستان کے سیکڑوں علما، فضلا، ادبا اور شعرا سے ملاقات رہی۔ افسوس ہے کہ جگہ کی قلت کے باعث ان تمام بزرگوں کا ذکر نہیں کیا جا سکتا اور اس کام کو کسی اور فرصت پر اٹھا رکھتا ہوں۔ صرف ایک اظہارِ حقیقت ضروری ہے اور وہ یہ کہ میں نے ایران، مصر، عراق، ترکیہ اور دیگر اسلامی ممالک کی طرح افغانستان میں بھی علما اور فضلا کے لیے عوام الناس، علمی حلقوں، حکومت اور ہیئت اقتدار کی نظروں میں ایک خاص احترام دیکھا۔ نہ صرف یہ کہ کسی عالم یا ادیب کو معاشی اعتبار سے غیر اطمینان بخش حالت میں نہ پایا۔ بلکہ دیکھنے میں یہ آیا کہ ہر تندرست اور توانا عالم کو برسرِ کار رکھ کر اس سے اعلیٰ خدمت لی جا رہی ہے۔ اور جو لوگ عمر کے اعتبار سے ذرا بزرگی کی حد میں قدم رکھے ہوئے ہیں۔ ان کے لیے حکومت نے خاطر خواہ معاشی وسائل بہم پہنچائے ہوئے ہیں۔ اور علما کا حلقہ معاشی اور معاشرتی اعتبار سے اعلیٰ مقام کا حامل ہے۔ حالانکہ تمام علمی کام کاملاً سرکاری اداروں کے سپرد ہے۔ ان اداروں میں بھی علمی اعتبار سے صداقت اور تحقیق کے لیے کام کرنے والوں میں ایک لگن پائی اور اس لگن پر کوئی گرفت نہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ تمام علمی ادارے حکومت سے اپنے اپنے پروگرام اور توفیق کے مطابق پورے مالی وسائل حاصل کرنے کے باوجود اپنی سرگرمیوں میں پوری طرح آزاد ہیں اور اُن کی مساعی میں ہیئت حاکمہ کسی طرح کی بھی دخالت نہیں کرتی۔ اس کا ایک نہایت اچھا اثر یہ ہے کہ ان اداروں کے کارکن نہایت دلجمعی اور تندہی سے اپنے اپنے کام میں مشغول ہیں اور نہایت اعلیٰ درجہ کی تالیفات مرتب کر رہے ہیں۔ حکومت افغانستان کے اس لائحۂ عمل کو جتنا بھی سراہا جائے وہ کم ہوگا۔ ان اداروں میں سے بیشتر اداروں کے سربراہ اور رئیس خود اعلیٰ حضرت ہیں۔ مثلاً دائرۃ المعارف آریانا کی ترتیب و تدوین اعلیٰ حضرت کی براہ راست تشویق و راہ نمائی کا نتیجہ ہے۔

اب چند علمی اداروں کی چند علمی تالیفات کا ذکر پیش خدمت ہے۔

مطبوعات وزارت مطبوعات

۱- آبدات نفیسۂ ہرات

انجمن جامی کی طرف سے آقائی سرور خاں گویا نے ۷۴ صفحات پر مشتمل ۱۳×۱۸ سم کا ایک علمی رسالہ وزارتِ مطبوعات سے ۱۹۶۴/۱۳۴۳ میں شایع کیا تھا۔ اس رسالے میں ہرات کی تاریخ اور تاریخی مقامات اور مقابر کا بڑی وضاحت سے ذکر ہے۔

۲- امیر عبدالرحمٰن د بورند خط

اس نام سے وزارتِ مطبوعات کی طرف سے ملک کے معروف مورّخ اور عالم آقائی احمد علی کہزاد نے ڈیورنڈ لائن اور امیر عبدالرحمٰن پر ایک تاریخی دستاویز پشتو میں مرتب کی ہے۔

۳- الٰہی نامہ

خواجہ عبداللہ انصاری ہروی کا مشہور رسالہ افغانستان کے مشہور خطاط فیض محمد زکریا کے ہاتھ کا لکھا ہوا آفسٹ پر ۱۹۶۲/۱۳۴۱ میں ۱۵×۱۱ سم کی تقطیع پر شایع کیا گیا تھا۔

۴- اربعین

رئیس تنویر افکار مولانا محمد شاہ ارشاد نے علم حدیث پر ایک خود نوشتہ عالمانہ مقدمہ کے ساتھ مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامی کی چہل حدیث کا منظوم فارسی ترجمہ حسین دفا سلجوقی کی خطاطی کے ساتھ آفسٹ پر شایع کیا ہے۔

۵- اسلام وعدالت اجتماعی

سیّد قطب کی ضخیم تالیف کا ترجمہ شاہ محمد رشاد اور عبدالستار سیرت نے ۱۵×۲۴ سم کے ۳۲۶ صفحات پر شایع کیا ہے۔ یہ تالیف اسلامی عدل پر ایک عالمانہ اور مبسوط تالیف ہے۔

۶ - اقتصادی نظریات

محمّد نادر ابوبی نے ۱۵×۲۴ سم سائز کی تین ضخیم جلدوں میں ۱۲۰۰ صفحات پر مشتمل علم اقتصادیات پر کتاب مرتب کی ہے۔

۷ - امیر خسرو

محمّد ابراہیم خلیل نے شرح حال امیر خسرو پر ۲۰×۱۵ سم کے ۹۸ صفحات پر مشتمل عالمانہ کتابچہ ۱۳۴۰/۱۹۶۱ میں شایع کیا تھا۔

۸ - تاریخچۂ بیرق - افغانستان کے ملّی پرچم کی مفصل تاریخ

۹ - تجلّی خدا در آفاق و انفس

پروفیسر صلاح الدین سلجوقی (جو افغانستان کے ڈپلومیٹ اور ادیب ہیں) نے اسلامی نقطۂ نظر سے ۱۹۶۵/۱۳۴۴ میں ایک نہایت عالمانہ کتاب اس موضوع پر ۱۵×۲۳ سم کے ۲۲۳ صفحات پر شایع کی ہے۔

۱۰ - تجلیل صد و پنجاہمین سال تولّد نور الدین عبد الرحمٰن جامی

۶۵ - ۱۹۶۴/۱۳۴۴ میں کابل اور ہرات میں جو بین المللی کانفرنس حضرت مولانا جامی کا ۵۵۰ واں سالِ ولادت منانے کے لیے منعقد ہوئی تھی اس میں پڑھے گئے تمام مقالات اس میں شایع کیے گئے ہیں راقم کا ایک مقالہ بھی شامل کتاب ہے۔

۱۱ - تطبیق سنوات

محمد اکبر یوسفی نے ایک مختصر لیکن نہایت مفید رسالہ شمسی قمری اور میلادی سنین کی تطبیق کے لیے سر ولیم ہیگ کی معروف تالیف کی طرز پر ۱۹۶۲/۱۳۴۲ میں ترتیب دیا ہے۔ اس رسالے کی مدد سے آپ تمام شمسی قمری سنین کو (جو آج کل ایران اور افغانستان میں رایج ہیں) بآسانی میلادی یعنی عیسوی سنین میں تبدیل کر سکتے ہیں۔

۱۲ - تکملہ : مولانا جامی کی نفحات الانس پر بشیر ہروی کا حاشیہ۔

۱۳- جامی و ابن عربی

مولانا محمد اسماعیل مبلغ کی ایک نہایت عالمانہ تالیف ابن عربی اور جامی کے مقالہ پر مطبوعہ ۱۳۴۳/۱۹۶۴

۱۴- خیابان

مولانا جامی کے مزار اور ہرات کے مشہور مقابر کی مفصل تاریخ استاد فکری سلجوقی نے انجمن جامی کی طرف سے احتفال جامی کے موقع پر ۱۹۶۴ میں شایع کی - یہ ہرات کے آثار قدیمہ کی بڑی اہم اور جامع تاریخ ہے -

۱۵- دیموکراسی اسلام

مولانا محمد شاہ ارشاد نے اسلامی جمہوریت پر ایک نہایت عالمانہ کتاب لکھی ہے -
۱۹۶۴/۱۳۴۳ میں شایع ہوئی تھی -

۱۶- ردّ نیچریہ

سید جمال الدین افغانی کی مشہور تالیف کا پشتو ترجمہ مطبوعہ ۱۳۴۴/۱۹۶۵ -

۱۷- زندگی خواجہ عبداللہ انصاری ہروی

ڈاکٹر عبدالغفور روان اور مشہور مستشرق ڈومینیکی راہب شر بورکوی نے پانچ صدی ہجری کے مشہور عالم اور صوفی خواجہ عبداللہ انصاری کے سوانح حیات مرتب کیے ہیں -

۱۸- سلطان شہاب الدین غوری

۱۹۶۵/۱۳۴۴ میں آقائی ثابت نے ایک مفصل تاریخچہ سپرد قلم کیا ہے -

۱۹- صد میدان

شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری کی معروف تصنیف استاد عبدالحی حبیبی نے عالمانہ مقدمہ اور حواشی کے ساتھ شایع کی ہے -

۲۰- گازرگاہ : اس نام سے استاد فکری سلجوقی نے ۱۳۴۱/۱۹۶۳ میں ہرات کی قدیم تاریخ

مرتب کی ہے۔

۲۱۔ لغاتِ عامیانہ

آقائی عبداللہ افغانی نے افغانی فارسی کے عامیانہ الفاظ کی مفید لغت ۱۹۶۲/۱۳۴۰ میں ترتیب دی۔

۲۲۔ معرفی روزنامہ ہا ' جراید مجلات

آقائی مایل ہروی نے اس عنوان سے افغانستان کے تمام جراید کی تاریخ مرتب کی ہے۔ مطبوعہ ۱۹۶۳/۱۳۴۱

۲۳۔ نقد فلسفہ از فلگاہِ جامی

افغانستان کے فاضل مولانا محمد اسمٰعیل بلخ نے ۱۹۶۵/۱۳۴۳ میں ایک نہایت عالمانہ رسالہ فلسفہ پر جامی کی تنقید کے سلسلے میں لکھا ہے۔

۲۴۔ نہصدین سال وفات خواجہ عبداللہ انصاری

خواجہ کے ۹۰۰ ویں احتفال پر ۱۹۶۳/۱۳۴۱ میں پڑھے گئے مقالات کا مجموعہ۔

مطبوعات وزارتِ معارف

وزارت معارف کے تحت کام کرنے والے چند ایک معروف علمی ادارے یہ ہیں :۔

(ا) دارالتالیف

(ب) انجمن تاریخ افغانستان

(ج) پشتو ٹولنہ (پشتو اکیڈیمی)

(د) پوھنځی ادبیات پوھنتون کابل (ادبیات فیکلٹی کابل یونیورسٹی)

(ہ) انجمن دائرۃ المعارف

(و) مطبوعات ولایات

ان اداروں کی طرف سے گذشتہ پندرہ سال میں جو علمی مطبوعات شایع ہوئی ہیں اُن میں چند ایک یہ ہیں :-

۱- آرامگاہ بابر

استاد خلیلی نے روزنامہ انیس کی طرف سے ایک مبسوط تاریخچہ مرتب کیا ہے ۔

۲، ۳، ۴ ـ افغان قاموس، جلد اول، دوئم، سوم ۔

فاضل عبداللہ افغانی نے افغانستان کے جغرافیائی انسائیکلو پیڈیا کی دو جلدیں بالترتیب ۵۲۲، ۵۰۰ اور ۶۱۹ صفحات پر مشتمل ۱۹۵۶/۱۳۳۵ اور ۱۹۵۷/۱۳۳۶ میں پشتو ٹولنہ (اکیڈیمی) کی طرف سے پشتو میں شایع کی ہیں ۔

۵ ـ افغانستان در قرن نوزدہ

سید قاسم اشتیا نے ۱۹۵۷/۱۳۳۶ میں ایک انجمن تاریخ کی طرف سے بڑی اہم تاریخ شایع کی ہے ۔

۶ ـ اکبر نامہ

حمید کشمیری کی لکھی ہوئی منظوم تاریخ ۱۳۳۰ میں علی احمد نعیمی کے حواشی کے ساتھ شایع کی گئی ہے ۔ (انجمن تاریخ)

۷، ۸ ـ بالاحصار کابل جلد اوّل و دوم

آقائی احمد علی کہزاد نے ۱۳۳۴ اور ۱۳۳۶ میں بالترتیب کابل کے اس تاریخی قلعہ اور محلات کی مفصل تاریخ قلم بند کی ہے ۔ (انجمن تاریخ)

۹، ۱۰ ـ پادشاہان متاخر افغانستان جلد اول و دوم

میرزا یعقوب علی خافی نے بالترتیب ۳۶۶ اور ۱۹۶ صفحات پر مشتمل ۱۳۳۴، اور ۱۳۳۶ میں افغانستان کی حالیہ تاریخ مرتب کی ہے ۔

۱۱ـ ۱۴، قاموس جغرافیہ افغانستان

یہ افغانستان کا جغرافیائی انسائیکلو پیڈیا ہے، جو انجمن آریانا دائرۃ المعارف نے فارسی میں چار چار جلدوں میں شایع کیا ہے۔ فارسی میں ان کے کوائف یہ ہیں:۔

جلد	سال تدوین	طبع ونشر	و مدت	موضوعات	صفحات	مواد
۱ -	۱۳۲۵	(۱۹۴۷)	۱ سال	۱۶۵۳	۴۹۰	ا تا ج
۲ -	۱۳۳۵	(۱۹۵۶)	۱ سال	۳۱۵۰	۵۰۳	چ تا س
۳ -	۱۳۳۷	(۱۹۵۸)	دوسرا ایڈیشن ۱ سال،	۲۸۲۹	۴۹۴	ش تا م
			(مطبع میں آگ لگنے سے سارا پہلا ایڈیشن جل گیا)			
۴ -	۱۳۳۹	(۱۹۶۰)	۱ سال	۸۹۳	۲۳۰	م تا ی

گویا پانچ سالوں میں ایک جلد کا پورا ایڈیشن نذر آتش کرنے اور دوبارہ چھاپنے کے باوجود ۸۶۲۵ موضوعات اور ۱۶۳۱ بڑے صفحات کا یہ انسائیکلو پیڈیا مرتب کر کے چھاپ دیا گیا ہے اور جغرافیائی اعتبار سے شاید ہی کوئی موضوع اس میں درج ہونے سے رہ گیا ہو۔ اس دائرۃ المعارف کی تدوین و طباعت کا سہرا افغانستان کے مشہور فاضل محمد حکیم ناہض کے سر ہے گو ان کی اعانت ملک کے تمام نامور علما نے کی ہے جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:۔

سید احمد شاہ ہاشمی، فاضل عبدالعلیم خاں معلم پنجشیری۔ عبدالحمید خاں نحیف، آقائے عبدالحبیب نوابی، آقائی عبدالصمد خاں وداد، سردار محمد منگل، آقائی احمد علی کہزاد، سید قاسم رشتیا۔ آقایان محمد عثمان صدقی، محمد علی میوندی مہندی فرخاری۔ دین محمد مضطر۔

۱۵ا۔۔۔۱۸، دائرۃ المعارف آریانا

یہ فارسی میں ایک عمومی انسائیکلو پیڈیا ہے جس کی اب تک چار ضخیم جلدیں شایع ہو چکی ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:۔

جلد	سال تدوین، طبع ونشر و مدت		موضوعات	صفحات	مواد
۱-	۱۳۳۰ — ۱۳۲۸ / ۱۹۴۱ — ۱۹۴۹	۸ سال	۲۴۱۹	۱۰۰۰	آ۔ ابوالطیب
			(۲۲۰ تصاویر)		

۲-	۱۳۲۸/۱۹۴۹ — ۱۳۳۰/۱۹۵۱	۲ سال	۱۳۰۷ (۲۶۲ تصاویر)	۱۰۰۰	ابوالطیب مصعبی اسپ
۳-	۱۳۳۰/۱۹۵۱ — ۱۳۳۵/۱۹۵۶	۵ سال	۴۹۷ (۲۲۴ تصاویر)	۱۰۰۰	اسپ آبی - اوکراین
۴-	۱۳۳۵/۱۹۵۶ — ۱۳۴۱/۱۹۶۲		۵۰۰	۱۰۰۰	اولتیما توم - جیمز ولیم

اس انسائیکلوپیڈیا کو مرتب کرنے میں جن علما نے حصہ لیا ہے اُن کی فہرست طویل ہے لیکن چند ایک حضرات کے نام یہ ہیں :-

سید احمد شاہ ہاشمی جو مدیر عمومی بھی ہیں، آقایان احمد علی کہزاد، حبیب اللہ فرح - عبدالرؤف بینوا، عبدالغفور روان، غلام حسن مجددی، فیض محمد زکریا - استاد خلیل اللہ خان خلیلی اور سید قاسم رشتیا۔

اس دائرۃ المعارف کو پشتو میں بھی مرتب کیا جا رہا ہے، اور اس کی بھی تین جلدیں شایع ہو چکی ہیں۔ ملک اور بیرون ملک کے علما مختلف عناوین پر مقالے لکھ رہے ہیں اور علمی حلقوں میں اس انسائیکلوپیڈیا کی بڑی مانگ ہے اور اس کی خریداری یورپ، امریکہ، انگلستان، ایران اور ترکیہ میں ہو رہی ہے۔

۱۹- پشتانہ و علامہ اقبال پہ نظر کشی

عبداللہ بختانی نے پشتو اکیڈمی کی طرف سے پشتو میں علامہ اقبال کے احوال و آثار پر ایک علمی تالیف ۱۹۵۶/۱۳۳۵ میں شایع کی تھی۔

۲۰، ۲۱- تیمور شاہ درانی اور درۃ الزمان

عزیز الدین فوفلزائی نے انجمن تاریخ کی طرف سے دونوں کتابیں علی الترتیب تیمور شاہ اور شاہ زمان کے متعلق ۱۹۵۵/۱۳۳۳ اور ۱۹۵۹/۱۳۳۷ میں شایع کی ہیں۔

۲۲- حدود العالم من المشرق الی المغرب

میر حسین شاہ نے ادبیات فیکلٹی (پوہنزی ادبیات) کابل یونیورسٹی کی طرف سے بارتولڈ اور مینورسکی کے حواشی کو فارسی میں ترجمہ کر کے یہ معروف کتاب شایع کی ہے۔

۲۲ ـ ۲۶، کلیات بیدل اور رباعیات بیدل

دار التالیف کی طرف سے کلیات بیدل اور رباعیات بیدل کے کامل اور نہایت نفیس نسخے پہلی دفعہ مکمل شایع کیے گئے ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے :-

۱- کلیاتِ بیدل (جلد اول) غزلیات ۱۱۹۸ × ۴۷ صفحات ۱۳۴۰

۲- کلیات بیدل (جلد دوم ترکیب بند، ترجیع بند، قصائد، قطعات، رباعیات، مطبوعہ ۱۳۴۲-

۳- کلیاتِ بیدل (حصۂ سوم مثنوی عرفان، طلسم حیرت، طور معرفت، محیط اعظم، مطبوعہ ۱۳۴۲-

۴- کلیات بیدل (حصۂ چہارم) متفرقات ۶۷۲ صفحات، مطبوعہ ۱۳۴۴

۵- رباعیاتِ بیدل - ۵۵۶ صفحات مطبوعہ ۱۳۳۶-

۲۷- نقد بیدل

استاد صلاح الدین سلجوقی نے دار التالیف وزارتِ معارف کی طرف سے ۵۷۱ صفحات کی ایک ضخیم کتاب میں بیدل کے کلام پر سیر حاصل تبصرہ اور انتقاد کیا ہے۔ یہ کتاب ۱۹۶۳/۱۳۴۲ میں شائع ہوئی تھی۔

۲۸ ـ ۲۹، طبقاتِ ناصری، جلد اول و دوم

منہاج الدین عثمان بن سراج الدین معروف بہ قاضی منہاج سراج جوزجانی نے ۶۵۷ میں اپنی یہ ضخیم تاریخ لکھی تھی۔ استاد عبد الحی حبیبی نے ۱۳۴۲ اور ۱۳۴۳ میں بالترتیب اس کی دونوں جلدیں نہایت مفید اور عالمانہ حواشی اور تعلیقات کے ساتھ شایع کی ہیں۔ یہ کتاب انجمن تاریخ کی طرف سے شایع کی گئی ہے۔

۳۰- طبقات الصوفیہ

استاد عبدالحی حبیبی نے پیر ہرات شیخ الاسلام خواجہ انصاری کے امالی اپنے حواشی اور تعلیقات سے انجمن تاریخ کی طرف سے شایع کیے ہیں۔ تصوف اور صوفیائے کبار کے متعلق یہ ایک بیش بہا تالیف ہے۔

۳۱- هنر خط در افغانستان در دو قرن آخیر

عزیز الدین وکیلی فوفلزائی نے خطاطی کی تاریخ اور خطاطی کے عدیم المثال نمونوں پر مشتمل یہ نفیس کتاب انجمن تاریخ کی طرف سے ۱۹۶۳/۱۳۴۲ میں شایع کی۔

۳۲- یمگان

استاد خلیل اللہ خلیلی نے حکیم ناصر خسرو کی آرام گاہ کے متعلق یہ تحقیقی کتابچہ ۱۹۵۹/۱۳۳۸ میں شایع کیا۔

افسوس ہے وقت اور جگہ کی قلت کی وجہ سے بہت سی عمدہ اور علمی کتابوں کا تذکرہ رہ گیا۔ عمر نے وفا کی تو پھر کبھی تفصیل سے عرض کروں گا +